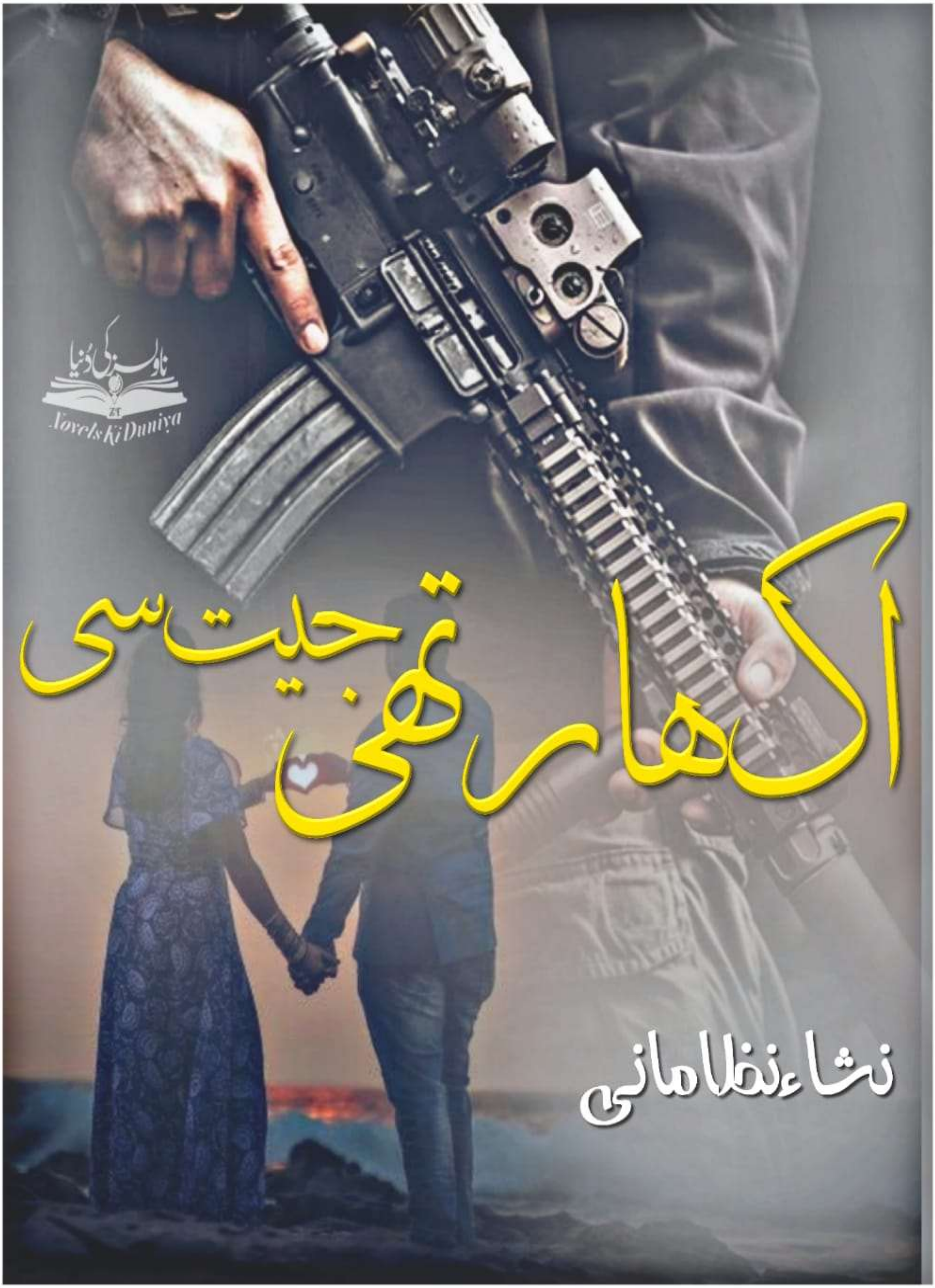
ناولز کی دنیا
Novels Ki Duniya
اک ھار تھی جیت سی
نشاء نظامانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَيْكُم احباب۔۔۔۔"

ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ۔۔۔۔ "

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں ۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔۔

اک ہار تھی جیت سی

از قلم: نشاء نظامانی

قسط نمبر 6:

اتوار کا دن تھا اور دوپہر بارہ بجے کا وقت ہوگا،، جب وہ فاریہ بھابھی، بہار، اور نازلین کے ساتھ گپے لگانے میں مصروف تھی،، شاہ میر کو گئے ہوئے کوئی آدھا گھنٹہ ہی ہوا ہوگا،، وہ تینوں جانتی تھی صفوہ ابھی بہت اداس ہوگی کیونکہ شاہ میر اس بار ڈیڑھ ماہ کے بعد گھر آنے والا تھا اس سے پہلے وہ گھر کا چکر بھی نہیں لگائے گا ،، جبھی وہ تینوں صفوہ کا موڈ ٹھیک کرنے اس کے کمرے میں آگئی تھی،، تین سالہ عالیان فاریہ کی گود میں لیٹا ہوا تھا صفوہ جھک کے اسے باتیں کر رہی تھی اور عجیب و غریب شکلیں بناتی جس کو دیکھ کے عالیان کھکھلا کے ہنس رہا تھا،، صفوہ کے بال لمبے تھے اور کھلے ہوئے تھے اس لیئے بار بار وہ صفوہ کے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑ لیتا۔۔۔ ابھی ان سب کی مزاق مستی ہی چل رہی تھی ۔۔

اچانک صفوہ کے کمرے کا دروازہ کھلا تھااور کام والی ماسی بھاگتی ہوئی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔ وہ کبھی بھی اس طرح گھر کے کسی بھی فرد کے کمرے میں نہیں آتی تھی، اس کو اس طرح دیکھ کے ان چاروں کو کچھ عجیب سا لگا تھا۔

کام والی ماسی کی سانسیں تک پھولی ہوئی تھیں۔۔۔

اب پیچھے سے گھر والوں کی رونے کی بھی آوازیں آرہی تھی پھوپھو، مما، چچی،، بہار کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا وہ ایک جھٹکے سے اٹھی تھی اور کام کرنے والی ماسی کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی۔۔

"دیکھو ہمیں بتاؤ کیا ہوا ہے؟؟؟" بہار اس سے پوچھ رہی تھی اور فاریہ عالیان کو وہیں بیڈ پے لیٹا کے کمرے سے باہر بھاگی تھی جبکہ صفوہ اور نازلین کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھی لیکن وہ اتنا جانتی تھی ضرور کوئی بڑی بات ہوئی ہے۔

"وہ۔۔۔وہ۔۔۔شاہ۔۔شاہ میر صاحب۔۔" کام والی نے ہانپتے ہوئے بمشکل اتنا ہی بولا تھااور آگے وہ تینوں سمجھ گئی تھی شاہ میر کے ساتھ کچھ برا ہوا ہے، صفوہ کو اپنا دل بے قابو ہوتا ہوا محسوس ہوا تھا دھڑکنیں تیز ہوگئی تھی ایسے لگتا تھا جیسے سینہ چیر کے دل باہر آجائے گا!!!!

صفوہ نے زبردستی اپنے قدموں کو گھسیٹا تھا اور بیڈ سے اٹھ کے قدم بہ قدم چلتی کمرے سے باہر نکلی تھی اس کا ذہن ماؤف ہو چکا تھا،، نازلین بھی اس کے ہمراہ ہی باہر آئی تھی۔۔

اس کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی بس یہ معلوم تھا کہ شاہ میر کے ساتھ کچھ برا ہوا ہے،، کیا ہوا ہے وہ یہ نہیں جانتی تھی۔۔ وہ باہر صحن میں آئی تھی تپتی دھوپ میں بغیر چپلوں کے۔۔ لیکن اسے کسی چیز سے فرق نہیں پڑ رہا تھا بس یہ جاننا چاہتی تھی کہ شاہ میر کہاں ہے؟

بہار کو اس کی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی اس نے صفوہ کو بازو سے پکڑا تھا۔۔

"تم کمرے میں چلو صفوہ۔۔" بہار نے اسے بازو سے پکڑ کے اندر کی طرف لے جانا چاہا لیکن وہ بت بنی کھڑی تھی اس کے قدم وہیں زنجیر ہوگئے تھے جیسے۔

"شاہ میر کہاں ہے؟؟ اس کے لبوں سے بمشکل یہ الفاظ ادا ہوئے تھے۔۔اس طرح سب کو روتا دیکھ کر وہ یہ تو سمجھ گئی تھی کہ کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔

اس کی آواز سن کے مما اور پھوپھو خاموش ہوئی تھی،،، پھوپھو نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پے لا کے اپنے آنسوؤں کو صاف کیا تھا لیکن انہوں نے صفوہ کی بات کا کوئی بھی جواب نہیں دیا تھا اب وہ اس کو کیسے بتاتی کہ اس کا شوہر نہیں رہا۔۔

"میں نے پوچھا شاہ میر کہاں ہے؟" اب کی بار وہ چیخ پڑی تھی، بہار اور نازلین دونوں نے اس کو پکڑا ہوا تھا انہیں لگ رہا تھا وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ پائے گی مزید،، کیونکہ ان کو معلوم تھا اب کیا ہونے والا ہے۔۔

اور اسی وقت گھر کا مین گیٹ کھولا گیا تھا،، اور ایمبولینس سے کوئی کفن میں لپٹا ہوا وجود نکالا گیا تھا جس کو اب اندر کی جانب لایا جارہا تھا،،، ساتھ میں خیام، بابا، علیم چچا بھی موجود تھے اور شاہ میر کے کچھ دوست بھی۔۔

صفوہ کو لگا تھا وہ ایک ڈراؤنا خواب دیکھ رہی ہے وہ اس حقیقت کو کسی قیمت بھی تسلیم نہیں کر سکتی تھی،، نہیں یہ شاہ میر نہیں ہوسکتا وہ صبح ہی تو یہاں سے گیا تھا بلکل ٹھیک تھا وہ۔۔

اور اسی لمحے اس نے پوری قوت سے بہار اور نازلین کے ہاتھ اپنے بازو سے چھڑوائے تھے اور دیوانہ وار بھاگ کے وہ اس لاش کی طرف گئی تھی۔

"نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں" وہ زور زور سے ناں میں سر ہلا رہی تھی، اس کی حالت دیوانوں سی لگ رہی تھی!!!

"یے شاہ میر تو نہیں ہوسکتا ہے ناں ؟؟ یہ شاہ میر نہیں ہے ناں ؟؟" اس نے ایک امید سے بابا اور خیام کی جانب دیکھا تھا،،، نجانے کیوں اس کی آنکھیں ریگستان کی طرح خشک تھی جن میں آنسوں دور دور تک نظر نہیں آتے تھے اس کے علاوہ وہاں موجود ہر ایک شخص کی آنکھیں نم تھی۔۔

خیام اور بابا میں اس کو جواب دینے کی ہمت نہیں تھی،، ایک لڑکا سامنے آیا تھا اس نے نرمی سے صفوہ کو سمجھانا چاہا، "دیکھیں یہ شاہ میر ہی ہے اس لاش میں تمام نشانیاں شاہ میر کی ہی موصول ہوئی ہیں ہمیں اور گاڑی بھی شاہ میر کی ہی تھی جس کو آگ لگی ہے، آپ کو صبر کرنا ہوگا۔۔ "

وہ اب اس لڑکے پے چیخی تھی اس کا گریبان تک پکڑ لیا تھا،، "تمہاری ہمت کیسے ہوئی تم۔۔ تم شاہ میر کو لاش کہہ رہے ہو؟؟؟؟؟ ہاں؟؟؟" صفوہ اس کا گریبان پکڑے زور سے چیخے جا رہی تھی البتہ مقابل نے اس کے ہاتھ اپنے گریبان سے نہیں چھڑوائے تھے صفوہ کے علاوہ بس وہی ایک شخص تھا جس کی گہری نیلی آنکھوں میں آنسو نہیں تھے۔۔

وہ شخص اب خاموش ہوگیا تھا، صفوہ نے اب اس لاش کے منہ سے کپڑا ہٹانا چاہا لیکن،۔۔وہ لڑکا دوبارہ سامنے آگیا تھا اس نے صفوہ کا ہاتھ زور سے پکڑ کے پیچھے کی جانب دھکیلا تھا اور خیام کو اسے یہاں سے لے جانے کا اشارہ کیا تھا۔۔

صفوہ کو اس وقت اس انسان سے شدید ترین نفرت محسوس ہو رہی تھی۔۔

وہ آنکھوں میں نفرت اور غصہ لیئے اس کو گھورتی رہی۔۔۔اب خیام ان دونوں کے بیچ آگیا تھا راید کی طرف اس کی پیٹھ تھی اور صفوہ کے بلکل سامنے کھڑا تھا وہ۔۔

"صفوہ کوئی بھی چہرہ نہیں دیکھ سکتا شاہ میر کا،، کیونکہ آگ لگی تھی اور۔۔۔" خیام اسے زیادہ کچھ نہیں بول پایا تھا اس میں مزید کچھ بولنے کی ہمت نہیں تھی،، اور اسی لمحے صفوہ کے سر کو چکر آئے تھے اور وہ وہیں زمیں بوش ہوگئی تھی اس کے بعد اسے کچھ ہوش نہیں تھا۔۔۔

اور اسی لمحے اس کے ذہن میں ایک جھماکہ سا ہوا تھا،، اسے وہ راول جھیل کے کنارے ملنے والا اجنبی یاد آیا تھا، "کسی نے دھوکہ دیا ہے۔۔" اس کا کیا گیا سوال صفوہ کو اچھی طرح یاد تھا حتیٰ کہ وہ اس کی آواز بھی محسوس کر سکتی تھی۔۔

یہ وہی تھا جو اس دن شاہ میر کی میت کے قریب کھڑا تھا کسی کو اس کا چہرہ تک نہیں دیکھنے دیا تھا، جس کا اس نے گریبان تک پکڑا تھا لیکن پھر بھی وہ اسے اس دن پہچان کیوں نہیں سکی؟؟؟

وہ اس آدمی سے ملاقات کے لئے جا رہی تھی جس نے اس کو خِوا ریستوران میں بلایا تھا، اس کا ذہن پہلے ہی بہت الجھنوں کا شکار تھا کہ اب ایک اور الجھن ذہن پے سوار ہو گئی تھی، یہ کیا ہو رہا تھا اس کے ساتھ۔۔

وہ اس وقت کیب کی پچھلی سیٹ پے بیٹھی ہوئی تھی، اس نے گھر میں بہار کے علاوہ کسی کو نہیں بتایا تھا، بہار کو بھی صرف اتنا بتایا تھا، "ایک کلاس فیلو کی آج برتھ ڈے ہے میں انوائیٹڈ ہوں مجھے جانا پڑے گا ورنہ ایسے اچھا نہیں لگتا"

کار اب رک گئی تھی کیونکہ خوا ریستوران آگیا تھا،، اس نے کار کے شیشے سے ایک نظر اٹھا کے اس شاندار ریستوران کی جانب دیکھا تھا جہاں اوپر شاندار فانوس لٹک رہے تھے اور روشنیاں جگمگا رہی تھی نیچے لگائی گئی کرسیوں پے طرح طرح کے لوگ براجمان تھے کوئی خوش تھا تو کوئی زبردستی خوش دکھنے کی کوشش کر رہا تھا کوئی اپنے ہمسفر کے ساتھ وہاں آیا ہوا تھا تو کوئی خاندان کے ساتھ تو کوئی دوستوں کے ساتھ ایسے میں اسے وہ شخص کہیں بھی نظر نہیں آرہا تھا جس نے اسے یہاں بلایا تھا،، اس شخص نے کچھ دیر پہلے ہی اپنا حلیہ ایک ٹیکسٹ میسج میں بیان کرکے صفوہ کو بتایا تھا،، اس نے اپنے موبائل کی اسکرین روشن کرکے ٹائم دیکھا۔۔۔ آٹھ بج کر سات منٹ،،، وہ سات منٹ لیٹ تھی لیکن وہ شخص یہاں نہیں تھا جس کا کہنا تھا کہ وہ ایک سیکنڈ بھی دیر برداشت نہیں کرتا۔۔۔

"کیا پتا میرے ٹائم پے نہ آنے کی وجہ سے وہ واپس چلا گیا ہو۔۔" صفوہ نے موبائل کی اسکرین بجھا کے اسے اپنے ہینڈ بیگ میں ڈالا تھا۔۔ اور کیب کا دروازہ کھول کے نیچے اتر گئی تھی،،، "پندرہ منٹ انتظار کرلیتی ہوں اگر وہ واقعی جا چکا ہے تو پھر نہیں آئے گا اور اگر ابھی تک پہنچا ہی نہیں یہاں تو ضرور آجائے گا۔۔"

وہ ایک کونے پے پڑی میز کے گرد رکھی کرسیوں میں سے ایک پے بیٹھ گئی تھی اپنا ہینڈ بیگ سامنے میز پے رکھا تھا اور خود ٹانگ پے ٹانگ چڑھا کے کرسی کو ٹیک لگا چکی تھی اس کے ساتھ ساتھ وہ اردگرد کا جائزہ بھی لے رہی تھی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے بار بار اسے ٹکراتے اور واپس پلٹ جاتے۔۔

"میم کیا لیں گی آپ۔۔" اب ایک ویٹر اس کے سامنے مینیو لیئے کھڑا تھا لیکن اس نے کچھ بھی لینے سے فلحال انکار کیا تھا۔۔۔ یہاں کے چائینز کھانے بہت عمدہ ہوتے تھے اور صفوہ کو وہ پسند نہیں تھے۔۔۔

"آئی ایم سوری مجھے آنے میں دیر ہوگئی۔۔" وہ اچانک ہی کہیں سے نمودار ہوا تھا اور اس کے عین سامنے آکے بیٹھا تھا،،، وہ کہ رہا تھا وہ شرمندہ ہے لیکن اس کے چہرے پر کوئی بھی شرمندگی کے تاثرات نہیں تھے **(ایویں روب ڈال رہا تھا کہ ایک سیکنڈ بھی لیٹ برداشت نہیں کرتا)**

"آپ یقیناً یہی سوچ رہی ہوں گی کہ میں نے بولا تھا میں ایک سیکنڈ بھی لیٹ برداشت نہیں کرتا لیکن پورے بارہ منٹ لیٹ ہوں۔"

وہ شاید انسانوں کے چہرے پڑھنے میں ماہر تھا اس لیئے صفوہ کی سوچ کو فوری طور پے پکڑ لیا تھا اس نے۔۔

"اب آپ یہ سوچ رہی ہوں گی کہ میں انسانوں کے چہروں کے ساتھ ساتھ سوچ بھی پڑھ لیتا ہوں ۔۔" وہ اس قدر پر یقین تھا جیسے وہ غلط اندازہ لگا ہی نہیں سکتا جو اس نے کہا ہے صفوہ بلکل ویسا ہی سوچ رہی ہے اور ادھر صفوہ کا منہ بھی کھلا رہ گیا تھا۔۔۔

"جی بلکل درست کہا آپ نے۔،" صفوہ نے جل کر کہا تھا عجیب آدمی تھا بھئ۔۔

"میں کبھی غلط کہتا بھی نہیں ہوں۔۔" یہ کہہ کر اس نے کندھے اچکائے تھے۔۔

"کام کی بات کریں مہربانی ہوگی۔۔۔ میرا وقت نہ ضایع کریں مجھے پڑھائی کرنی ہے گھر جا کے، میرے ایگزامس سر پے ہیں۔۔۔" صفوہ نے جیسے جان چھڑانی چاہی ۔۔

اس نے صفوہ کو گھور کے دیکھا تھا ، "بی بی تو آپ کو کیا لگتا ہے میرے پاس فضول کا ٹائم ہوگا؟؟؟ ویسے آپ ماس کمیونیکیشن کر رہی ہیں نہ؟؟ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے،،؟؟؟"

اس نے آخری بات ایک آئی برو اوپر کرکے پوچھی تھی اور صفوہ کو وہ اپنی ہر ایک بات سے حیران کر رہا تھا،، وہ اس کے بارے میں بہت کچھ جانتا تھا۔۔۔

"تم میرے بارے میں اتنا سب کیسے جانتے ہو؟؟ "صفوہ اب آپ سے تم پے آگئ تھی اور یہ سوال کیئے بغیر نہیں رہ سکی ،،، وہ اپنے چہرے پے حیرانگی کے تاثرات ظاہر نہیں ہونے دے رہی تھی۔۔۔ لیکن کیا فائدہ سامنے والا باز کی نظر رکھتا تھا۔۔۔

"کہا نہ شاہ میر کا دوست ہوں" وہ یہ بات کہتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔۔

اور شاہ میر کے نام پے صفوہ کے چہرے کا رنگ تک پھیکا پڑ گیا تھا۔۔

"آئی ایم سوری اگر میں نے کچھ غلط کہا تو؟ "اس نے صفوہ کا چہرہ زرد پڑتے دیکھ کر اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کے معزرت کی تھی۔۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔۔" صفوہ نے مسکرا کے بات کو سنبھالا تھا۔، "اب کام کی بات پر آئیں؟؟ "صفوہ نے اس کو یاد دہانی کروانا چاہی کہ وہ یہاں کچھ بات کرنے کے سلسلے میں ملے تھے۔۔

"جی اب کام کی بات پے آتے ہیں۔۔" اس نے اتنی دیر سے اپنے چہرے پے لپٹا سیاہ بندنا رومال نیچے کر کے گردن میں ڈالا تھا،، اور وہ آگے کی جانب جھک کے اپنے دونوں ہاتھوں کو باہم پھنسائے میز پے رکھ کے سیدھا ہو کے بیٹھا تھا،،، صفوہ اب اس شخص کا پورا چہرہ واضح طور پے دیکھ سکتی تھی۔۔

"کیا آپ کو یقین ہے شاہ میر کی واقعی موت ہوئی ہے؟؟" یہ آخری سوال بھی نہیں تھا جس کی صفوہ نے اس شخص سے توقع کی تھی یہ سوال اس کو حیران کر گیا تھا اور وہ سمجھ نہیں پائی تھی اس سوال کا مطلب کیا ہے آخر،،، اس کی سانسیں تک اٹک گئی تھی ۔۔

"مطلب؟؟ صفوہ نے بدقت نہ سمجھی سے پوچھا۔۔

"کیا آپ نے شاہ میر کا چہرہ دیکھا تھا مرنے کے بعد؟ "اس نے اب اپنا سوال واضح الفاظ میں صفوہ کے سامنے رکھا تھا۔

"نہیں کیونکہ وہ آگ لگنے۔۔۔" صفوہ کی بات درمیان میں کاٹ دی گئی تھی۔۔

"تو اس کا مطلب آپ نے شاہ میر کا چہرہ نہیں دیکھا تھا، ہمم۔۔" اس نے کچھ سمجھ کے اپنا سر ہلایا تھا اور دائیں جانب ایک نگاہ ڈالی اور پھر بائیں جانب اور اب وہ بلکل سیدھا ہو کے بیٹھا تھا اور صفوہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اسے پوچھ رہا تھا۔۔

"آپ کو کبھی ایسا نہیں لگا کہ شاہ میر زندہ بھی ہو سکتا ہے؟؟؟ "اس سوال پے وہ دیکھ سکتا تھا صفوہ کی اوپر کی سانسیں اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئی ہیں۔۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟ کیوں پوچھ رہے ہیں یہ سب؟؟" صفوہ کی آواز میں کپکپاہٹ واضح تھی **(وہ کسی سے بات کرتا ہوا دکان میں داخل ہو رہا تھا)** ایک منظر اس کے دماغ کے پردے پے اچانک لہرایا تھا۔۔

"مجھے ہاں یا نہیں میں جواب چاہیے صفوہ بی بی۔۔" سامنے والا اب بہت سنجیدہ لگتا تھا۔۔

"نہیں، میرا مطلب ہاں جب آپ کا کوئی اپنا چلا جائے آپ تو آپ کو یقین نہیں آتا کہ وہ جا چکا ہے۔۔" صفوہ نے بات بنا کے اس کے سامنے پیش کی تھی اب وہ اس کو کیا بتاتی اسے شاہ میر کی موت کا کبھی یقین آیا ہی نہیں تھا۔

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے بی بی یہ تو آپ کامن بات کر رہی ہیں ایسا تو ہر کسی کو لگتا ہے پہلے پہل کسی کو بھی اپنے قریبی شخص کی موت کا یقین نہیں آتا اور موت کسی جوان آدمی کی ہو پھر تو بڑی مشکل اور عرصے بعد یقین آتا ہے، میں یہ نہیں پوچھ رہا کہ آپ کو شاہ میر کی موت کا یقین ہوا تھا یا نہیں!!! میرا سوال کچھ اور ہے۔۔۔میں پوچھ رہا ہوں کیا آپ کو کبھی ایسا لگا کہ شاہ میر زندہ

ہے؟؟؟؟" اس کی باز جیسی نظریں صفوہ کے چہرے سے ایک پل کے لیئے بھی نہیں دور ہوئی تھیں،،،، صفوہ کو اس کی نظریں اپنے چہرے میں گڑھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔۔

"ہاں مجھے ایسا لگا ہے میں نہیں جانتی میری بات سن کے تمہیں کیسا لگے گا لیکن میں تمہیں ایک بات بتانا چاہتی ہوں!!!"اس کے منہ سے یے الفاظ نجانے کیسے نکل گئے تھے،،، صفوہ نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ مسلتے ہوئے یہ بات کہی تھی (**وہ اپنے ہاتھوں کی کپکپاہٹ کو چھپانے کے لیئے ایسا کر رہی تھی)**

سامنے سے جواب نہ پا کے صفوہ نے ایک نظر اٹھا کے اس کی جانب دیکھا تھا وہ خاموش تھا اور جیسے کہہ رہا ہو ،"بولو میں سن رہا ہوں۔۔"

"آج جب میں یونیورسٹی سے واپس آرہی تھی مجھے ایسے لگا تھا۔۔**(اس نے گہری سانس لی پھر دوبارہ سے بولنا شروع کیا)** جیسے میں نے شاہ میر کو دیکھا ہے لیکن میں اس کے پیچھے گئی تھی۔۔"

اس کی بات مقابل شخص نے بڑی بے رحمی سے کاٹی تھی، " یقیناً وہ آپ کو نہیں نظر آیا ہو گا اچانک بھیڑ میں کہیں غائب ہو چکا ہو گا ہے ناں؟؟ "اس نے بات کے آخر میں سوالیہ انداز اپنایا تھااور صفوہ اس کی بات سن کے ششدر رہ گئی تھی وہ انسان تھا یا۔۔

وہ پوری آنکھیں کھولے اس کو دیکھتی رہی،،، سامنے والے نے اس کے سامنے ہاتھ ہلایا تھا، "کیا سوچ رہی ہیں آپ؟؟ "

"کہیں تم وہ تو نہیں ہو جو اس رات میرے کمرے میں آیا تھا؟؟ یہ سوال سامنے والے کے لیئے غیر متوقع تھا وہ بلکل سمجھ نہیں سکا تھا صفوہ کیا کہہ رہی ہے ۔

"جواب دو؟" صفوہ اس کو خاموش پا کے دوبارہ بولی تھی۔۔۔

"بی بی آپ کچھ زیادہ ہی غلط سمجھ رہی ہیں میں آپ سے پہلی دفع ملاقات کر رہا ہوں اور شاید دیکھا بھی پہلی بار ہے لیکن کیا آپ مجھے پوری بات بتا سکتی ہیں؟؟ "

اسکے بات کرنے کے انداز سے ہی صفوہ کو معلوم ہوگیا تھا وہ اس بارے میں کچھ نہیں جانتا لیکن وہ شاطر تھا صفوہ اس پے کسی بھی قیمت پے بھروسہ نہیں کرسکتی تھی۔۔۔۔

"نہیں میں کسی اجنبی کو یہ سب بتانا ضروری نہیں سمجھتی۔" صفوہ نے طنزیہ مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی تھی۔۔۔

اس نے کندھے اچکا دیئے جیسے کہہ رہا ہو "ٹھیک ہے۔"

"آپ سوچنا ضرور کہ شاہ میر زندہ بھی ہو سکتا ہے ۔" اس نے صفوہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے یہ بات کہی تھی،،، اس بات پے صفوہ کی آنکھوں میں نمی در آئی تھیاور سامنے والے شخص کو اس کی آنکھوں میں اڈتی نمی صاف نظر آئی تھی ۔۔

"میں جھوٹی امید باندھ کے خود کو توڑنا نہیں چاہتی۔۔" اسکی آنکھ سے آنسوں کا ایک قطرہ نکل کے اس کی گال پے پھسل گیا تھا !!!!

"لیکن آپ نے کہا تھا کہ آپ نے آج شاہ میر کو دیکھا تھا ؟؟" سامنے والے نے اس کو یاد دہانی کروانی چاہی۔۔۔

"نہیں وہ میرا شاہ میر ہوتا اور اگر زندہ ہوتا تو یقیناً وہ میرے پاس آتا وہ شاہ میر نہیں تھا شاہ میر مجھے کبھی بھی اتنے سال رونے کے لیئے تنہا نہ چھوڑتا وہ سب سے پہلے میرے پاس آتا،، وہ شاہ میر ہو ہی نہیں سکتا میرا وہم تھا بس" صفوہ نے اپنی انگلی کے کونے سے گال پے آئے آنسوؤں کو صاف کیا تھا، اس کی اس بات پے سامنے والے شخص کے گلے میں گلٹی ڈوب کے ابھری تھی۔۔۔ جیسے اس کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

"میں اب چلتی ہوں" یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔

"رکیں ابھی تو میں نے آپ سے بات ہی نہیں کی۔" سامنے والے نے چیئر کو ٹیک لگا کے ٹانگ پے ٹانگ جمائی تھی۔

صفوہ اسکی اس بات پے بری طرح حیران ہوئی تھی، "اتنی دیر تک یہ آپ کیا کر رہے تھے؟؟؟"

اس نے اپنا ہاتھ اٹھا کے صفوہ کو بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ خاموشی سے بیٹھ چکی تھی۔۔۔

"اس کو آپ چھوٹی موٹی تفتیش کہہ سکتی ہیں صفوہ بی بی۔" وہ کان کے لو کھجاتا اپنے بائیں جانب کا جائزہ لے رہا تھا۔

"بولو کیا بات کرنی ہے میں ویسے ہی لیٹ ہوگئی ہوں۔" صفوہ اب بیزار سی لگتی تھی۔۔۔

"میں اس انسان کو جانتا ہوں جس نے شاہ میر کا قتل کرنے کی کوشش کی تھی۔ " سامنے والے نے بہت پر سکون انداز میں یے الفاظ ادا کیئے تھے اور صفوہ کا ان الفاظ پے ہوش اڑ گیا تھا۔

"کیا کہہ رہے ہو تم وہ ایک ایکسیڈینٹ تھا۔۔" صفوہ چیئر سے اٹھ کے میز کی جانب جھک کے بری طرح چیخی تھی ،،، اس کی آنکھیں پھر سے نم ہو چکی تھی،،، چونکہ ریستوران کھلا ہوا تھا اس لیئے اس کی آواز گونجی نہیں تھی،،، اس لیئے آس پاس کے لوگ اس کی جانب متوجہ نہیں ہوئے تھے۔

"صفوہ بی بی آپ کو لگتا ہے میں آپکے آنسوؤں پے رحم کھا کے آپ کو اس بندے کا نام بتا دوں گا تو آپ بہت غلط ہیں میں آپ سے ایک ڈیل کرنے آیا ہوں یہاں۔۔ " وہ اسی انداز میں پر سکون سا بیٹھا اپنی باتوں سے صفوہ کے ہوش اڑا رہا تھا۔

صفوہ بغیر کچھ کہے غصے سے گھورتی رہی اس کو۔

"بیٹھ جائیں بی بی " اس نے سامنے پڑی چیئر کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔۔

صفوہ نہ چاہتے ہوئے بھی دوبارہ سے بیٹھ چکی تھی،،، وہ اس شخص کا نام جاننا چاہتی تھی جس نے شاہ میر کے ساتھ یہ سب کیا تھا۔۔، "میں تم پے کیوں اعتبار کروں گی؟؟؟ "

"آپ کے پاس اور کوئی اختیار نہیں مجھ پے بھروسہ کرنے کے علاوہ۔۔" اس نے یے کہہ کر اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے تھے۔

"اگر شاہ میر کا واقعی میں قتل ہوا ہے اور تم سچے ہو تو میں اس شخص کو اپنے ہاتھوں سے ماروں گی یہ میرا خود سے وعدہ ہے۔۔ " صفوہ اس وقت نفرت کی شدت تک تھی اگر شاہ میر کا واقعی قتل ہوا ہے تو وہ اس شخص کے ٹکڑے ٹکڑے کردے گی جس نے یے سب کیا تھا۔

"بالفرض شاہ میر اگر زندہ ہوا تو؟؟؟ مقابل اب دوبارہ سے وہیں آگیا تھا جہاں سے اس نے شروع کیا تھا۔

"نا ممکن۔" صفوہ نے دو لفظی جواب دیا تھا اور اس کو اس قدر پر یقین دیکھ کے سامنے والا خاموش ہوگیا تھا۔

"تمہارا نام جان سکتی ہوں ؟؟ صفوہ نے اتنی دیر میں ایک بار بھی اسے نام نہیں پوچھا تھا جبکہ وہ صفوہ کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا لیکن صفوہ اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی،،، ایسے میں وہ ایک اجنبی کی باتوں پے بھروسہ ہرگز نہیں کر سکتی تھی۔۔

"عیاد حسن۔۔" یہ نام سن کے صفوہ کے دماغ میں ایک گھنٹی بجی تھی۔

"تم؟؟ تم؟؟ تم ازینہ کے بھائی ہو عیاد تم؟؟ تم آئی ایس آئی میں ہو؟؟؟" صفوہ کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی وہ اس کی بیسٹ فرینڈ کا بھائی ہو سکتا ہے۔۔۔۔

اس نے کبھی عیاد کو نہیں دیکھا تھا بس نام سن رکھا تھا "**عیاد حسن**" اس نے عیاد کی چھ سات سال پرانی تصویر دیکھی تھی جس میں وہ انڈر ٹوئینٹی اتج کا تھا،،، تب سے اب وہ بہت مختلف ہوگیا تھا لڑکے

ایسے ہی ہوتے ہیں اٹھارہ سال کی عمر میں کچھ اور،،، پچیس کی عمر میں کچھ اور،،، پینتیس کی عمر میں کچھ اور۔۔۔

صفوہ اب اس شخص پے بھروسہ کر سکتی تھی۔۔

"ازینہ جانتی ہے میں تم سے ملنے آیا ہوں ازینہ یہ بھی جانتی ہے شاہ میر کو کس نے قتل کیا تھا لیکن وہ آپ کو نہیں بتائے گی کیونکہ مجھے ابھی آپ سے ایک ضروری کام ہے میں آپ سے ایک ڈیل کرنے آیا ہوں یہاں،، آپ میرا کام کریں گی اور میں آپ کا۔۔ "صفوہ کی مٹھیاں تک بھینچ گئی تھی یہ سن کے ازینہ سب کچھ جانتی ہے۔

"ٹھیک ہے میں ازینہ سے نہیں پوچھوں گی اس بارے میں لیکن مجھے تم جلد از جلد اس آدمی کا نام بتاؤ بس۔" اس شخص کے بارے میں بات کرتے ہی صفوہ کے لہجے میں شدید نفرت اڈ رہی تھی۔۔

"ٹھیک ہے اب میری بات غور سے سنو۔۔" عیاد اب آگے کی طرف جھک کے بیٹھا تھا اس کے انداز سے ہی معلوم ہو رہا تھا وہ اب لمبی بات کرنے جا رہا ہے!!!! صفوہ نے بھی گہری سانس لے کے خود کو اس کی بات سننے کے لیئے تیار کیا تھا۔۔۔ نجانے وہ کیا کہہ دے!!!!

******

وہ دوڑتے ہوئے سیڑھیاں پھلانگتا اوپر چڑھتا جا رہا تھا جب آٹھویں فلور پے پہنچا تو اس کی سانسیں بری طرح پھول چکی تھی،،، وہ اپنے فلیٹ کے دروازے کے سامنے دس قدم کی دوری پے رکا تھا،،، جھک

کے اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پے رکھے تھے اور گہری گہری سانسیں لیتا اپنی حالت درست کرنے لگا اور اپنے چہرے سے بندنا رومال ہٹا کے گردن میں ڈال لیا تھا، **"کم بخت لفٹ"** وہ بڑبڑایا تھا۔۔۔

اس کی بڑبڑاہٹ کے ساتھ ہی فلیٹ کا دروازہ کھلا تھا، سامنے راید اس کو تفتیشی نگاہوں سے گھورتا باہر آیا تھا، اس وقت راید اسے زہر لگ رہا تھا، وہ جو یہ سوچ کے اتنی دیر کرکے آیا تھا کہ راید بلوچستان کے لیئے نکل چکا ہوگا لیکن نہیں۔۔۔وہ اس وقت اس کے عین سامنے دروازے پے اس کا راستہ روکے کھڑا ہوا تھا۔۔

"تم گئے نہیں؟؟ "عیاد نے اب اپنی قمر سیدھی کی تھی اب اس کی حالت قدرے درست لگ رہی تھی !!!

"تمہیں کیا لگا تھا میں تمہیں صفوہ سے ملنے کے لیئے بھیج کے خود بلوچستان کے لئے نکل جاؤں گا ؟؟ بیوقوف تم ہو میں نہیں!!" راید نے اس کی طرف طنزیہ مسکراہٹ اچھالتے ہوئے دروازے سے تھوڑا سا ہٹ کے اس کے لیئے اندر آنے کی جگہ بنائی تھی، عیاد بغیر کچھ کہے اندر داخل ہو گیا۔

"اب بتاؤ کیا بات ہوئی ہے تمہاری صفوہ سے؟؟؟ "راید دروازہ بند کرکے اس کے پیچھے ہی اندر داخل ہوا تھا، عیاد کی راید کی طرف پیٹھ تھی، عیاد جانتا تھا وہ بہت بری طرح پھنسا ہے۔۔۔

اس نے اپنے چہرے پے ہاتھ پھیر کے خود کو راید کا سامنا کرنے کے لیئے تیار کیا تھا۔

راید وہاں رکھے دو صوفوں میں سے ایک صوفے پر اطمینان سے جا بیٹھا تھا۔

"اچھا تم اب اسے یہ بتاؤ گے کہ میں شاہ میر شاہ کا قاتل ہوں؟؟؟ ہاں؟؟ درست کہہ رہا ہوں ناں میں؟؟؟" راید کی بات پے عیاد اس طرح اچھلا تھا جیسے بجلی کی تار کو چھو لیا ہو اس نے۔۔

"تم؟؟؟؟ تم ؟؟؟" عیاد کے منہ سے لفظ نکلنے سے انکاری ہو گئے تھے۔۔

اس کے تو جیسے سر پے لگی تلووں پے بجھی تھی، راید اس کو ٹریپ کر رہا تھااور اس کو معلوم بھی نہیں ہو سکا عیاد نے اپنی طرف سے پوری ہوشیاری دکھائی تھی لیکن وہ راید تھا راید سے ہر شخص دو قدم پیچھے ہی رہ جاتا تھا۔۔

راید کے اچانک ہی تیور بدلے تھے اس کی گہری نیلی آنکھوں میں طنزیہ مسکراہٹ کی جگہ خون اور آگ نے لے لی تھی اس ایک لمحے میں عیاد سمجھ نہیں پایا تھا اس کے ساتھ ہوا کیا ہے، راید ایک لمحے کے اندر اندر صوفے سے اٹھا تھا اسی لمحے اس نے عیاد کے گریبان سے پکڑا تھا اور اسی لمحے ایک زوردار مکہ عیاد کے منہ پے جھڑ دیا تھا۔ **(عیاد نے گرنے کے بجائے خود کو سنبھال لیا تھا کیونکہ وہ تربیت یافتہ تھااور اسی چیز نے اس کو راید کے مزید غصے سے بچا لیا تھا وہ اگر گر جاتا تو راید اسے ایسے مزید تین چار مکے جھڑ دیتا)**

"میں نے تم سے کہا تھا بادام تم اسے یہ کہو گے بلکہ یقین دلاؤ گے کہ شاہ میر زندہ ہے لیکن تم؟؟؟ تم اس کو یہ کہہ کر آئے ہو تم اس کو شاہ میر کے قاتل کا نام بتاؤ گے؟؟؟" راید نے عیاد کے گریبان سے اتنی زور سے پکڑا تھا کہ اس کی شرٹ کے اوپری درجے والے دو بٹنز ٹوٹ کے نیچے جا گرے تھے۔۔

"میں نے کہا تھا بادام میں نے کہا تھا تم اس کی مشکلات سلجھاؤ گے مگر تم ؟؟ تم تو مزید اسے الجھا کے آئے ہو!!" راید چبا چبا کے اپنے الفاظ ادا کر رہا تھا اور بس!!!! عیاد کی برداشت اتنی ہی تھی۔۔۔ اس نے راید کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے اس کے گریبان کو پکڑ لیا تھا۔۔ وہ دونوں اب دست و گریباں تھے گہری نیلی آنکھوں میں جیسے خون اترا ہوا تھا،، اور گہری کالی آنکھوں کا بھی کچھ یہی حال تھا۔۔

"تم نے اسے سمجھانے نہیں مزید الجھانے کے لیئے بھیجا تھا اور دوسری بات اگر وہ یقین کر لیتی ناں کہ شاہ میر زندہ ہے تو وہ شاہ میر سے نفرت پال لیتی اپنے دل میں اور میں یہ ہرگز نہیں چاہتا۔۔ راید شاہ میں یہ کام اپنے حساب سے کروں گا میں جانتا ہوں مجھے کیا کرنا ہے اور رہی بات تمہاری تو تم۔۔

"عیاد نے اس کے گریبان کو زور سے کھینچا تھا۔

"تم شاہ میر کے قاتل ہو سمجھے اور میں اس معصوم لڑکی کو تمہارا اصل چہرہ دکھاؤں گا سمجھے ۔۔" عیاد ایک ایک لفظ چبا چبا کے ادا کر رہا تھا۔۔

راید نے ایک جھٹکے میں اس کا گریبان چھوڑا تھا۔۔، "میں شاہ میر کا قاتل نہیں ہوں ۔۔" نجانے اسے کیا ہوا تھا لیکن وہ بات اس کے دل پے خنجر کی طرح لگی تھی وہ چیخ اٹھا تھا،، "میں نہیں ہوں شاہ میر کا قاتلللل "

"تم ہو!!! اور اب تم ڈرتے ہو صفوہ سے لیکن۔۔۔۔ تمہیں اب اسے حقیقت بتانی پڑے گی سمجھے ؟؟؟ میں جو کر رہا ہوں تمہاری بہتری کے لیئے کر رہا ہوں۔۔" عیاد نے اب اپنا لہجہ قدرے نرم کر لیا تھا راید اس کی طرف اب پشت کر چکا تھا۔۔ وہ نظریں نہیں ملا پا رہا تھا عیاد سے کیونکہ اس کی آنکھوں

میں نمی تھی،،، راید شاہ آج زندگی میں پہلی بار پچھتایا تھا اپنے کسی فیصلے پے آج اس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا عیاد جس حقیقت کی بات کر رہا تھا اگر صفوہ وہ جان گئی تو وہ اسے نفرت کرے گی۔۔

"افففف کیسی خودغرضانہ محبت تھی اس کی یا اللہ۔۔" وہ تڑپ کے رہ گیا تھااور عورت کے دل میں اگر نفرت آجائے تو وہ محبت پے حاوی آجاتی ہے وہ اچھی طرح جانتا تھا وہ اسے نفرت کرنے لگی گی۔۔، جو کام عیاد نے آج کیا تھا وہ کام کبھی نہ کبھی راید نے خود بھی کرنا تھا لیکن وہ اس لمحے سے ڈرتا تھا وہ اس کی نفرت سے ڈرتا تھا وہ بہادر اور خود غرض مرد اس لڑکی کی ایک نفرت کی نگاہ پڑنے پے ہی مر جائے گا وہ اچھی طرح جانتا تھا۔۔

عیاد دو قدم آگے بڑھا تھا اور اس نے راید کو گلے لگا لیا۔۔، راید کی گہری نیلی آنکھیں نم تھی عیاد نے اپنے ہونٹ سے خون کا قطرہ صاف کرنا چاہا لیکن افسوس وہ اب جم چکا تھا،، جو راید کے مکے کی وجہ سے اس کے ہونٹ سے نکلا تھا۔

****

ساڑھے تین گھنٹے قبل۔۔۔

"زور و شور سے تیاریاں جاری ہیں۔۔" راید آئینے کے سامنے کھڑا بالوں میں برش پھیر رہا تھا عیاد موبائل پے گیم کھیل رہا تھا ایک نظر راید پے ڈال کے اس نے راید کو تنگ کرنے کے لیئے یے فقرات ادا کیئے تھے۔۔

"ہاں کسی سے ملنے جا رہا ہوں۔" رائد بغیر اس کی طرف دیکھے اپنا کام کر رہا تھا بال اس نے جیل سے سیٹ کر لئے تھے اب وہ صوفے پے پڑا اپنا بلیک کوٹ اٹھا کے پہننے لگا تھا جو ابھی کچھ دیر پہلے ہی رائد نے ہینگر سے نکال کے صوفے پر رکھا تھا۔۔، عیاد سامنے بیڈ پے بیٹھا تھا۔۔

"اور یہ "**کسی**" کون ہے؟" اس نے موبائل فون کو اِدھر اُدھر کرتے کسی لفظ پے زور دیا تھا۔۔

"خیام۔۔" رائد نے یک لفظی جواب دیا تھا وہ کوٹ پہن چکا تھا۔۔

"واٹ؟؟؟ "عیاد نے موبائل دور پھینکا اور اچھل کے بیڈ سے اٹھا تھا، "لیکن تم تو صفوہ سے ملنے جا رہے تھے؟؟"

"کس نے کہا میں صفوہ سے ملنے جا رہا ہوں؟؟؟ رائد نے شیشے میں عیاد کا حیرت زدہ چہرہ دیکھا تھا۔۔

"تو پھر تم نے اسے ملنے کے لیئے کیوں بلایا ہے بھئی؟؟" عیاد اس کے ارادے سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔

"میں بیوقوف ہوں جو صفوہ سے ملوں گا؟؟ وہ اس دن راول جھیل کے کنارے مجھے پہچان نہیں سکی تھی لیکن آج اگر میں اس کے سامنے گیا تو ضرور پہچان لے گی۔۔" رائد اب آئینے میں خود کو دیکھتے ہوئے کوٹ کے بٹن بند کر رہا تھا۔

"کیا مطلب راول جھیل کے کنارے؟ کیا تم اسے پہلے بھی مل چکے ہو؟؟؟" عیاد کو اس بارے میں کچھ خبر نہیں تھی۔

"جس دن ہم سردار کے بندوں کو ڈھونڈ رہے تھے وہ اس دن مجھے راول جھیل کے کنارے ملی تھی۔" رائد نے بٹنز بند کر دیئے تھے اور اب ڈریسنگ ٹیبل پے رکھی پرفیومز چیک کر رہا تھا۔

"واؤ ہائو رومانٹک۔۔" عیاد نے آنکھیں ٹمٹماتے ہوئے کہا تھا۔

راید نے شیشے میں ایک نظر اس کو گھورا تھا۔

"اسے میں اچھی طرح یاد آگیا ہوں گا شاہ میر کی موت والے دن اس نے مجھ کو دیکھا تھا، وہ مجھے پہچان جائے گی اس دن شاید کسی پریشانی یا الجھن میں تھی پہچان نہیں سکی تھی۔۔ہو سکتا ہے آج بھی نہ پہچانے لیکن میں کوئی رسک نہیں لوں گا اس لیئے صفوہ سے تم ملنے جا رہے ہو۔۔" راید اب ایک پرفیوم کا انتخاب کر چکا تھا اب وہ پوری طرح عیاد کی طرف مڑا تھا جو اپنی پوری آنکھیں کھولے راید کو دیکھ رہا تھا۔

"میں اگر انکار کردوں تو؟؟" عیاد نے ایک آئی برو اوپر کرکے سوال کیا تھا۔۔

"میں نے تم سے پوچھا ؟ نہیں ناں!! میں نے بس حکم دیا ہے تم جاؤگے اسے ملنے۔۔" راید اب اپنے اوپر پرفیوم کا چھڑکاؤ کر رہا تھا۔۔

"اب میری بات غور سے سنو بادام۔۔"

اور عیاد کو معلوم ہو چکا تھا وہ پھنس چکا ہے اسے صفوہ سے ملنا ہی پڑے گا وہ بھاگ نہیں سکتا!!! اس لیئے چپ چاپ راید کی بات سننے لگا۔۔

* * * * * * * * * * * *

صفوہ اس رات گھر بہت دیر سے آئی تھی جیسے ہی لاؤنج میں داخل ہوئی ماما سے سامنا ہوا تھا اس نے ماما کے سامنے وہی بہانا کر دیا تھا جو بہار کے سامنے کیا تھا۔

اس کے بعد وہ اپنے کمرے میں آگئی تھی اس کی بھوک تو کوسوں دور اڑ گئی تھی۔۔ آج نازلین اس کے کمرے میں نہیں تھی صفوہ نے اسے اب روک دیا تھا اپنے کمرے میں آکے سونے سے اس نے یہ کہہ کر نازلین کو روکا تھا کہ میرے ایگزامس ہو رہے ہیں میں رات کو جاگ کر پڑھائی کیا کروں گی مجھے کوئی بھی پریشان نہ کرے رات کو۔ لیکن اس رات وہ بستر پے لیٹے یہی سوچتی رہی کہ نازلین کو نہیں بھیجنا چاہیے تھا اپنے کمرے میں وہ یہ سب باتیں نازلین سے کرنا چاہتی تھی اور سب کچھ نازلین کو بتانا چاہتی تھی لیکن پھر اسے عیاد کی باتیں یاد آجاتی۔

"اب میری بات غور سے سنو۔۔" عیاد سامنے پڑی میز پے جھکا تھا۔ وہ دونوں وہاں ایک گھنٹے سے زیادہ وقت بیٹھے رہے تھے لیکن کسی نے کھانے کے لیئے کچھ آرڈر نہیں کیا تھا۔۔

"آپ کی کزن نازلین۔"عیاد ابھی آگے بھی بات کرتا لیکن صفوہ نے اس کی بات درمیان میں کاٹ دی تھی۔۔

"اوہ پلیز اب یہ نہیں کہنا کہ تمہارا اس پے دل آگیا ہے۔۔ "

"ہیں؟" صفوہ کی بات عیاد کے سر کے اوپر سے گزر گئی تھی۔ وہ ادھ کھلا منہ لیئے صفوہ کو دیکھتا رہا۔۔

"استغفر اللہ صفوہ بی بی میں نے آپ کی کزن کو ایک نظر بھی نہیں دیکھا اور آپ دل آنے کی بات کرتی ہیں؟؟" عیاد نے باری باری دونوں کانوں کو چھوا تھا۔ صفوہ بھی اب مطمئن سی ہو گئی تھی !!!!

اس نے دوبارہ اپنی بات وہیں سے جاری کی تھی جہاں سے اس کی بات کاٹی گئی تھی۔۔

"آپ کی کزن نازلین کو میری ہیلپ کرنی ہوگی کیونکہ مجھے پی آئی ایف ہسپتال میں داخل ہونا ہے۔۔" عیاد نے بات ادھوری چھوڑ کر صفوہ کا ردعمل دیکھنا چاہا تھا۔۔

"کیوں؟ تم اس ہسپتال میں کیوں داخل ہونا چاہتے ہو اور وہ تو تم ویسے بھی ہو سکتے ہو وہاں کوئی بھی جا سکتا ہے پھر تمہیں نازلین کی مدد کیوں چاہیۓ؟؟" صفوہ کے ماتھے پے بل آگئے تھے،، عجیب باتیں کر رہا تھا وہ،، اور باتیں بھی وہ جن سے صفوہ کا کوئی لینا دینا ہی نہیں تھا۔۔

"کیونکہ وہاں ایک حملہ ہونے والا ہے جس کو ہم نے ناکام بنانا ہے!!! میں چاہوں تو اپنا ذریعہ استعمال کرکے یہ کام بہ آسانی کر سکتا ہوں لیکن مجھے یہ سب اپنی پہچان چھپا کے کرنا ہے تاکہ کسی کو شک نہ ہو اور بی بی مجھے کوئی علاج کروانے کے سلسلے میں نہیں جانا جو آپ کہہ رہی ہیں کوئی بھی جا سکتا ہے مجھے وہاں زمیداری سے کام کرنا ہے چوبیس گھنٹے اس ہسپتال میں رہ کے !!!"عیاد نے اب اپنی بات مکمل کی تھی۔۔

"حملہ کرنے والا کون ہے اور وہ کیا چاہتا ہے؟؟ "صفوہ نے سوال کرکے سامنے پڑی پانی کی بوتل اٹھائی تھی اور ڈھکن کھول کے بوتل کو منہ سے لگایا تھا۔۔

"ایک دہشتگردوں کا سردار ہے اس کا اصل نام ہم نہیں جانتے لیکن ہمارے باس کو بس اتنا معلوم ہے کہ وہ بلوچستان کے ضلع کہلو میں رہائش پذیر ہے وہ کوئی عام دہشتگرد نہیں ہے وہ سالوں سے یہاں ہے، وہ باہر سے اپنے بندے منگواتا ہے اور یہاں تباہی کرواتا ہے اور ان کا ہدف فلحال پی آئی ایف ہسپتال ہے!!! ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کل میں اس ہسپتال کے مالک سے ملاقات کروں گا۔

اس کے دو دن بعد آپ اپنی کزن کو کہیں گی کہ وہ میری مدد کرے اس سب میں!!! آپ اسے اسی دن بات کریں گی جس دن میں نے اُدھر داخل ہونا ہے۔۔"

"لیکن میں نازلین سے کیا کہوں گی؟؟ صفوہ اب بہت تھکی ہوئی لگتی تھی اس کی آنکھیں تک لال ہو رہی تھیں نیند سے۔۔

"آپ اسے بس یہ کہیں گی کہ جو اسے میں کہوں گا وہ وہی کرے گی!!! اس کی ہیلپ میں اس لیئے لے رہا ہوں کیونکہ وہ شاہ میر کی کزن ہے اور شاہ میر میرے بھائیوں جیسا تھا!!!! "عیاد نے آخر میں جذباتی وار کیا تھا وہ جانتا تھا اس کے بعد صفوہ انکار نہیں کرے گی۔۔

اور صفوہ نے اس کی بات پے ہاں میں سر ہلایا تھا،، عیاد کے چہرے پے مسکراہٹ آگئی تھی جس کو اس نے دو سیکنڈز کے اندر وہاں سے غائب کیا تھا!!!!

اور صفوہ یہ سب سوچتے سوچتے نجانے کب نیند کی وادیوں میں اتر گئی تھی اسے احساس ہی نہیں ہو سکا اس چیز کا!!!!

جاری ہے۔۔۔

(اگلی قسط انشاءاللہ جلد ہی۔۔۔ پتا کرنے کے لیے ہماری سائیٹ وزٹ کریں یا ہمارے انسٹا اکاؤنٹ پر کانٹیکٹ کریں۔۔)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم احبابـــــــ۔۔۔۔ "

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔ "

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں --

شکریہ-----